مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا اصلاحی ترجمان

دعوۃ الحق



ہجرت کا حکم تمام صحابہؓ کو دیا گیا کہ جہاں میرا نبیؐ جا رہا ہے تم سب وہاں جاؤ کعبہ سے مت چپکے رہو کعبہ میرا گھر ضرور ہے اس کا طواف ضروری ہے۔ مگر اللہ تم کو میرے نبیؐ سے ملے گا کسی صحابی کو اجازت نہیں ملی کہ کعبہ میں وہ رہ جائے اس سے سبق ملا کہ اللہ والوں کی محبت ضروری ہے۔

(حضرت عارف باللہ حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم)

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ کی

بعض وصیتیں اور مشورے   (ماخوذ از اصول فلاح دارین)

مرتبہ: محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتھم

(۱) میں اپنے دوستوں کو خصوصاً اور سب مسلمانوں کو عموماً بہت تاکید کے ساتھ کہتا ہوں کہ علم دین کا خود سیکھنا اور اولاد کو تعلیم کرانا ہر شخص پر فرض عین ہے خواہ بذریعہ کتاب ہو یا بذریعہ صحبت۔ بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ فتن دینیہ سے حفاظت ہو سکے جن کی آج کل بیحد کثرت ہے اس میں ہرگز غفلت وکوتاہی نہ کریں (۲) طالب علموں کو وصیت کرتا ہوں کہ نرے درس وتدریس پر مغرور نہ ہوں اس کا کار آمد ہونا موقوف ہے اہل اللہ کی خدمت وصحبت ونظر عنایت پر اس کا التزام نہایت اہتمام سے رکھیں

بے عنایاتِ حق وخاصان حق   گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

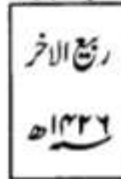
(۳) معاملات کی صفائی کو دیانت سے بھی زیادہ مہتم بالشان سمجھیں۔ (۴) روایات وحکایات میں بے انتہا احتیاط کریں۔ اس میں بڑے بڑے دیندار اور فہیم لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں خواہ سمجھنے میں یا نقل کرنے میں (۵) بلاضرورت بالکلیہ اور ضرورت میں بلا اجازت وتجویز طبیب حاذق شفیق کے کسی قسم کی دوا ہرگز استعمال نہ کریں (۶) حتی الامکان دنیا ومافیہا سے جی نہ لگاویں اور کسی وقت فکرِ آخرت سے غافل نہ ہوں ہمیشہ ایسی حالت میں رہیں کہ اگر کسی وقت پیام اجل آجائے تو کوئی فکر اس تمنا کا مقتضی نہ ہو۔ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ اور ہر وقت یہ سمجھیں

شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

میں اپنے تمام منتسبین سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر شخص اپنی عمر بھر یاد کر کے ہر روز سورۂ یٰسین شریف یا تین بار قل ھو اللہ شریف پڑھکر مجھکو بخشدیا کرے مگر اور کوئی امر خلاف سنت بدعات عوام وخواص میں سے نہ کریں۔

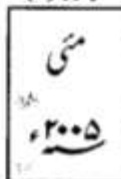
مقامی مجلسِ دعوۃ الحق کا دینی اصلاحی ترجمان

جلد(۱)



دعوۃ الحق

شمارہ(۱)



زیرسرپرستی

محی السنۃ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرارالحق صاحب ہردوئی دامت برکاتہم

زیرنگرانی
حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدظلہم
ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

ترتیب و تقدیم
علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

ناشر

مقامی مجلسِ دعوۃ الحق، پرنام بٹ۔ ٹملناڈو

فون: 04171 231292

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آئیے اپنی سدھار کی فکر کریں

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

عرض حال (علمائے مجلس)

ایمان والوں کی بنیادی صفت

ارشادِ ربانی ہے وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔ اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ ورسول کا کہا مانتے ہیں۔

نیک کام کرنے کی اور برے کاموں سے بچنے کی دعوت دینا ہی دعوتِ حق ہے جو ہر دور میں اہل ایمان پر فرض ہے یہی کام سارے انبیاء علیہم السلام نے کیا پھر نبی آخر الزماں ﷺ کے بعد آپ کی امت میں وارثانِ پیغمبر حضرات علمائے حق نے اپنی طاقت بھر ہر زمانے میں اس کام کو فرض جانا آج حضرات اکابرِ دین کی سرپرستی میں اسی فکر اور نصب العین نے حق کی دعوت کے لئے اس زبانی وقلمی جدوجہد پر ہمیں ابھارا ہے اللہ پاک ہماری نیتوں میں اخلاص اور مساعی میں قبولیت کی شان پیدا فرمائے۔ آمین



درس قرآن

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہٗ

دعوت الی الخیر ایک اہم فریضہ

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر واولئك هم المفلحون.

ترجمہ: اور چاہئے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرے برائی سے اور وہی پہونچے مراد کو۔

اس آیت میں ارشاد ہے کہ اس جماعت کا وجود ضروری ہے اگر کوئی حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ ایسی جماعت قائم کرے۔ کیونکہ ان حیات ملی اسی وقت محفوظ رہے گی جب تک یہ جماعت باقی ہے پھر اس جماعت کے بعض اہم اوصاف اور امتیازات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یدعون الی الخیر یعنی اس جماعت کا پہلا امتیاز خصوصی یہ ہوگا کہ وہ خیر کی طرف دعوت دیا کریگی گویا دعوت الی الخیر اس کا مقصد اعلیٰ ہوگا خیر سے مراد کیا ہے رسول کریم ﷺ نے اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ الخیر هو اتباع القرآن وسنتی یعنی خیر سے مراد قرآن اور میری سنت کا اتباع ہے (ابن کثیر)

خیر کی اس سے زیادہ جامع اور مانع تعریف نہیں ہوسکتی پورا دین شریعت اس میں آ گیا پھر یدعون کو صیغہ مضارع سے لاکر بتلایا کہ اس جماعت کا وظیفہ ہی دعوت الی الخیر ہوگا یعنے دعوت الی الخیر کی مسلسل اور لگاتار کوشش ان کا فریضہ ہوگا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے تو یہ سمجھا جاسکتا کہ اس کی ضرورت خاص مواقع پر ہوگی، جب وہ منکرات دیکھے جائیں، لیکن یدعون الی الخیر کہکر بتلادیا کہ اس جماعت کا کام دعوت الی الخیر ہوگا، اگر چہ اس وقت منکرات موجود نہ ہوں، یا کسی فرض کی ادائیگی کا وقت نہ ہو، مثلاً آفتاب نکلنے کے بعد زوال تک نماز کا وقت نہیں ہے، لیکن وہ جماعت اس وقت بھی نماز پڑھنے کی تلقین کرے گی، کہ وقت نماز آنے کے بعد نماز ادا کرنا ضروری ہے یا روزہ کا وقت نہیں آیا ابھی

رمضان کا مہینہ دور ہے، لیکن وہ جماعت اپنے فرض سے غافل نہیں رہے گی بلکہ وہ پہلے سے لوگوں کو بتلاتی رہے گی کہ جب رمضان کا مہینہ آئے تو روزہ رکھنا فرض ہوگا غرض یہ کہ اس جماعت کا فریضہ دعوت الی الخیر ہوگا۔

پھر اس دعوت الی الخیر کے بھی دو درجے ہیں، پہلا یہ کہ غیر مسلموں کو خیر یعنی اسلام کی طرف دعوت دینا ہے، مسلمان کا ہر فرد عموماً اور یہ جماعت خصوصاً دنیا کی تمام قوموں کو خیر یعنی اسلام کی دعوت دے زبان سے بھی اور عمل سے بھی چنانچہ مسلمانوں کو جس آیت میں قتال و جہاد کا حکم دیا وہاں سچے مؤمنین کی اس طرح تعریف کی۔ الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر یعنی سچے مسلمان وہ ہیں کہ جب ہم ان کو زمین کی وقدرت یعنی حکومت دیتے ہیں جس کا ایک مظہر نماز ہے اور مالیاتی نظام زکوۃ کے اصولوں پر قائم کرتے ہیں، نیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا مقصدِ حیات بناتے ہیں، اگر آج امت مسلمہ اپنا مقصد دیگر اقوام کو خیر کی طرف دعوت دینا بنالیں تو وہ سب بیماریاں ختم ہوجائیگی جو دوسری قوموں کی نقالی سے ہمارے اندر پھیلی ہیں، کیونکہ جب کوئی قوم اس عظیم مقصد (دعوت الی الخیر) پر مجتمع ہوجائے، اور یہ سمجھ لیں کہ ہمیں علمی اور عملی حیثیت سے اقوام عالم پر غالب آنا ہے اور اقوام کی تربیت اور تہذیب ہمارے ذمہ ہے تو اس کی نہ اتفاقیاں بھی یکسر ختم ہوجائیگی اور پوری قوم ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے لگ جائیگی رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کامیابیوں کا راز اسی میں مضمر تھا، حدیث میں کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت ولتکن منکم تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا: ہم خاصۃ اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یعنی یہ جماعت مخصوص صحابہ کرام کی جماعت ہے کیونکہ ان نفوس قدسیہ کا ہر فرد خود کو دعوت الی الخیر کا ذمہ دار سمجھتا تھا، دعوت الخیر کا دوسرا درجہ خود مسلمان کو دعوتِ خیر دینا ہے کہ تمام مسلمان علی العموم اور جماعت خاصہ علی الخصوص مسلمانوں کے درمیان تبلیغ کرے، اور فریضہ دعوت الی الخیر انجام دے پھر اس میں بھی ایک تو دعوت الی الخیر عام ہوگی یعنی تمام مسلمانوں کو ضروری احکام واسلامی اخلاق سے واقف کیا جائے دوسری دعوت الی الخیر خاص ہوگی، یعنی امت مسلمہ میں علومِ قرآنی وسنت کے ماہرین پیدا کرنا۔

(ماخوذ از معارف القرآن)

درسِ حدیث

قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت
مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ

گناہوں پر خاموشی کا وبال

(الحدیث) عن جریر بن عبد اللّٰہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیھم بالمعاصی یقدرون علیٰ ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابھم اللہ بعقاب قبل ان یموتوا۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت وقوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔

میرے مخلص بزرگو! اور ترقی اسلام و مسلمین کے خواہشمند دوستو! یہ ہیں مسلمان کی تباہی کا اسباب اور روز افزوں بربادی کی وجوہ ہر شخص اجنبیوں کو نہیں برابر والوں کو نہیں، اپنے گھر والوں کو، اپنے چھوٹوں کو، اپنی اولاد کو، اپنے ماتحتوں کو۔ ایک لمحہ اس نظر سے دیکھ لے کہ کتنے کھلے ہوئے معاصی میں وہ لوگ مبتلا ہیں۔ اور آپ حضرات اپنی ذاتی وجاہت اور اثر سے ان کو روکتے ہیں یا نہیں روکنے کو چھوڑ دیئے، روکنے کا ارادہ بھی کر لیتے ہیں یا نہیں؟ یا آپ کے دل میں کسی وقت اس کا خطرہ بھی گذر جاتا ہے کہ یہ لاڈلا بیٹا کیا کر رہا ہے۔ اور وہ حکومت کا جرم کرتا ہے، جرم بھی نہیں سیاسی مجلس میں شرکت کر لیتا ہے تو آپ کو فکر ہوتی ہے کہ کہیں ہم نہ ملوث ہو جائیں اس کو تنبیہ کی جاتی ہے اور اپنی صفائی اور تبری کی تدبیریں اختیار کی جاتی ہیں مگر کہیں احکم الحاکمین کے مجرم کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جاتا ہے جو معمولی حاکم عارضی کے مجرم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ پیارا بیٹا شطرنج کا

شوقین ہے تاش سے دل بہلاتا ہے نماز کئی کئی وقت اڑا دیتا ہے مگر افسوس کہ آپ کے منہ سے بھی کبھی حرف غلط کی طرح بھی یہ نہیں نکلتا کہ کیا کر رہے ہو؟ یہ مسلمانوں کے کام نہیں ہیں حالانکہ اس کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دینے کے بھی مامور تھے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے

ع۔ بہ بیں تفاوتِ رہ از کجاست بکجا۔

ایسے بہت سے لوگ ملیں گے جو اپنے لڑکے سے اس لئے ناخوش ہیں کہ وہ عہدی ہے گھر پڑا رہتا ہے ملازمت کی سعی نہیں کرتا ہے یا دکان کا کام تندہی سے نہیں کرتا ہے لیکن ایسے لوگ بہت کم ملیں گے جو لڑکے سے اس لئے ناراض ہوں کہ وہ جماعت کی پرواہ نہیں کرتا یا نماز قضا کر دیتا ہے۔

بزرگو دوستو! اگر صرف آخرت ہی کا وبال ہوتا تب بھی یہ امور اس قابل تھے کہ ان سے کوسوں دور بھاگا جاتا لیکن قیامت تو یہ ہے کہ اس دنیا کی تباہی جس کو ہم عملاً آخرت سے مقدم سمجھتے ہیں انھیں امور کی وجہ سے ہے۔ غور تو کیجئے اس اندھے پن کی بھی کوئی حد ہے؟ **من کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی** حقیقی بات ہے کہ **ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة** ۔ کا پرتو ہے۔

روی عن انس ﷺ ان رسول الله ﷺ قال لاتزال لااله الا الله تنفع من قالها وترد عنهم العذاب والنقمة مالم يستخفوابحقها قالوا يا رسول الله ماالاستخفاف بحقها قال يظهر العمل بمعاصی الله فلا ينكرو لا يغير، الحديث.

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ (کلمۂ توحید) لا اله الا الله (محمد رسول الله) کہنے والے کو ہمیشہ نفع دیتا ہے اور اس سے عذاب وبلا کو دفع کرتا ہے جب تک اس کے حقوق سے بے پروائی اور استخفاف نہ کیا جائے، صحابہؓ نے عرض کے کہ اس کے حقوق سے بے پروائی و استخفاف کئے جانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی نافرمانیاں کھلے طور پر کی جائیں

اوران کے بند کرنے کی کوئی کوشش نہ کی جائے۔

اب آپ ہی ذرا انصاف سے فرمائیے کہ اس زمانے میں اللہ کی نافرمانیوں کی کوئی انتہا کوئی حد ہے اوراس کے روکنے یا بند کرنے کی یا کم از کم تقلیل کی کوئی سعی وکوشش ہے ہرگز نہیں۔ایسے خطرناک ماحول میں مسلمانوں کا عالم میں موجود ہونا ہی اللہ تعالی کا حقیقی انعام ہے ورنہ ہم نے اپنی بربادی کیلئے کیا کچھ اسباب پیدا نہیں کرلئے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا اللہ کا کوئی عذاب اگر زمین والوں پر نازل ہو اور وہاں کچھ دیندارلوگ بھی ہوں تو ان کو بھی نقصان پہنچتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں تو سب کو اثر پہنچتا ہے مگر آخرت میں وہ لوگ گنہگاروں سے علیحدہ ہو جائیں گے اس لئے وہ حضرات جو اپنی دینداری پر مطمئن ہوکر دنیا سے یکسو ہو بیٹھے اس سے بے فکر نہ رہیں کہ خدانخواستہ اگر منکرات کے اس شیوع پر کوئی بلا نازل ہوگئی تو ان کو بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔ (فضائل تبلیغ)

اللہ تعالی نے جو کچھ بیان فرمادیا ہے ہم لوگ تفاسیر کی مراجعت سے اسی کو سمجھ لیں تو غنیمت ہے۔اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ایسا ایسا وعظ فرمایا ہے کہ اگر ایک آیت دل سے پڑھ لی جائے تو ایمان تازہ ہو جائے میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ لوگوں کے قلوب کو متاثر کرنے کے لئے قرآن کی آیات سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔اگر قلوب کو زندگی بخشی جاسکتی ہے تو قرآن ہی سے اوران میں روح پھونکی جاسکتی ہے تو قرآن پاک ہی سے۔ایک ہی رکوع بلکہ ایک ہی آیت دل میں اتر جائے تو کام بن جائے۔تلاوت کرکے تو دیکھئے ایمان پیدا ہوجاتا ہے یا نہیں،بشرطیکہ خلوص کے ساتھ اللہ تعالی کی رضا کے لئے تلاوت کی جائے.........

(مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب قدس سرہ)

انوار سنت حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

سوکر اٹھنے اور طہارت کی سنتیں

سوکر اٹھنے کی سنتیں ۱) نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا تا کہ نیند کا خمار دور ہو جائے ۲) صبح جب آنکھ کھلے تو یہ دعا پڑھے الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور۔ ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھکر جانا ہے۔ ۳) جب سوکر اٹھیں تو مسواک کرلیں۔ وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے۔ سوکر اٹھتے ہی مسواک کر لینا علیحدہ سنت ہے۔ ۴) پاجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے داہنے پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں کرتا یا قمیص پہنیں تو پہلے دائیں آستین میں ڈالیں پھر بائیں میں۔ اسی طرح صدری، ایسے ہی جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اتاریں پھر دائیں طرف کا اتاریں اور بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اتارنے کا یہی طریقہ مسنون ہے۔

۵) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں۔

بیت الخلاء آنے جانے کی دعائیں اور سنتیں ۱) استنجے کیلئے پانی اور ڈھیلے دونوں لے جائیں۔ تین ڈھیلے یا پتھر ہوں تو مستحب ہے اگر پہلے سے بیت الخلاء میں انتظام کیا ہوا ہو تو کافی ہے فلش پاخانوں میں ڈھیلوں کی وجہ سے دقت ہو رہی ہے۔ لہٰذا بعض علماء کرام نے ٹوائلٹ پیپر استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے تا کہ فلش خراب نہ ہو۔ ۲) حضور ﷺ سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر بیت الخلاء تشریف لیجاتے تھے۔ ۳) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے

بسم الله. اللهم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث۔ ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے، مرد ہوں یا عورت۔

فائدہ: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات میں لکھا ہے کہ احادیث میں ہے کہ اس دعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندے کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ خبث کے ب پر پیش اور جزم دونوں جائز ہیں۔

۴) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھے۔ ۵) جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔ ۶) بیت الخلاء سے نکلتے وقت داہنا پیر باہر نکالیں اور باہر آ کر یہ دعا پڑھیں۔ غفرانك . الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی .

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔ ۷) بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا حضور ﷺ کا مبارک نام لکھا ہوا اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اتار کر باہر ہی چھوڑ دیں فراغت کے بعد باہر آ کر پھر پہن لیں۔ تعویذ جس کو موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔ ۸) رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ اس طرف پیٹھ کریں۔ ۹) رفع حاجت کرتے وقت بلا ضرورت شدید کلام نہ کریں اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہ کریں۔ ۱۰) پیشاب پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے سے ہوتا ہے۔ ۱۱) پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضو خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کریں۔ ۱۲) بعض جگہ بیت الخلاء نہیں ہوتا ایسی آڑ کی جگہ میں رفع حاجت کرنا چاہئے جہاں کسی دوسرے آدمی کی نگاہ نہ پڑے۔ ۱۳) پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کریں تاکہ چھینٹے نہ اڑیں اور زمین جذب کرتی جائے۔ ۱۴) بیٹھ کر پیشاب کریں کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔ ۱۵) پیشاب کرنے کے بعد استنجاء سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں سکھانا چاہئے۔

۱۶) وضو سنت کے موافق گھر پر کرنا چاہئے۔ ۱۷) سنتیں گھر پر پڑھ کر جانا۔ موقع نہ ہو تو مسجد میں پڑھنا۔

فائدہ: آج کل جبکہ سنتوں کو ترک کیا جا رہا ہے۔ سنن کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

ملفوظات

حضرت محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

ارشاد فرمایا کہ جو ماں باپ احسانات کے سبب اپنی اولاد کو جب ڈانٹتے اور مارتے ہیں تو لائق اولاد بھی اور تمام عقلاء زمانہ بھی اسکو شفقت اور محبت سمجھتے ہیں اسی طرح حق تعالیٰ جو رات دن بے شمار احسانات فرمارہے ہیں اور وہ ہمارے خالق اور مالک بھی ہیں تو ان کی طرف سے اگر ہماری طبیعت کے خلاف امور رنج و تکلیف کے پیش آجاویں تو اس وقت بھی راضی رہنا اور ان کی اطاعت میں لگے رہنا اصل عبدیت ہے یہ نہیں کہ جب تک حلوا ملتا رہے محبت اور اطاعت؟ اور جب حلوا بند ہو جاوے تو شکایت؟ حلوا کھلا کر امتحان نہیں ہوا کرتا امتحان محبت کا تو تکالیف میں ہوا کرتا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عبدیت اس کم عمری میں؟ اللہ اکبر کس مقام پر تھی۔ گردن پر چھری چلنے والی ہے اور باپ سے فرمارہے ہیں ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین ذبح میں کس قدر تکلیف ہوتی ہے مگر راضی ہیں۔ عشق کے دعوے پر ایک حکایت مثنوی مذکور ہے ایک شخص ایک عورت کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اس نے پوچھا یہ کیا؟ اس نے کہا میں تجھ پر عاشق ہوں۔ اس نے کہا پیچھے دیکھ میری بہن مجھ سے بھی خوبصورت آرہی ہے اس نے فوراً پیچھے دیکھا پس اس نے کہا اے جھوٹے بے شرم اگر تو اپنے دعویٰ عشق میں صادق تھا تو غیر پر کیوں نظر ڈالی۔ پس چرا بر غیر افگندی نظر

اس حکایت سے ہمارے حالات کا پتہ چلتا ہے حق تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے اور غیر حق سے بھی دل لگائے بیٹھے ہیں

از مرتب عفی عنہ۔ قلب کو خدائے پاک سپرد کر دینا اصل عبدیت ہے اسی لئے اہل اللہ کو اہل دل بھی کہتے ہیں اسکو احقر نے اپنی فارسی مثنوی میں اس طرح عرض کیا ہے۔

اہل دل آنکس کہ حق را دل دہد

دل دہد او را کہ دل را مید ہد

ترجمہ: اہل دل وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا دل خدائے پاک کو دیدیا اور دل اسی ذات کو دیتے ہیں جو دل عطا فرماتے ہیں یعنی اپنی تمام خواہشات کو حق تعالیٰ کی مرضیات کے تابع کر دیتے ہیں کیونکہ دل ہی مرکز اور ظرف خواہشات کا ہے پس ظرف مع مظروف فدا کرتے ہیں پس یہاں ظرف بول کر مظروف مراد لینا یعنی تسمیۃ المظروف باسم الظرف از قبیل مجاز مرسل ہے۔

ارشاد فرمایا کہ ایک شخص جب کسی ملکیت پر دعویٰ کرتا ہے اور اسکے خلاف کوئی دعویٰ کرنے والا نہ ہو تو اس کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے پس زمین اور آسمان اور چاند و سورج اور سمندر و پہاڑ اور جملہ کائنات کی خالقیت کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا تو عقلاً بھی ایمان لانا ہر انسان عاقل پر ضروری ہے۔

ارشاد فرمایا کہ مصیبت کے وقت صدمہ کا احساس ہو پھر صبر کرے تب کمال ہے اگر صدمہ ہی نہ ہو کیا صبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کاملین پر صدمہ کے وقت حزن و غم کے آثار اور آنکھوں میں آنسو بھی پائے جاتے ہیں مگر حق تعالیٰ کے فیصلے پر دل راضی ہوتے ہیں

(از مرتب) حسرت سے میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں
دل ہے کہ ان کی خاطر تسلیم سر کئے ہیں (اختر)

برعکس بعض مغلوب الحال صوفیائے کرام کے کہ حالت غم میں وہ مسکرائے یا ہنسے تو یہ کمال نہیں غلبۂ حال ہے سنت کے موافق جو حالت ہوتی ہے وہی کامل اور اکمل ہوتی ہے اور رسول اکرم ﷺ سے اپنے بیٹے ابراھیم کے انتقال پر آنسو بہانا اور اظہار غم کے لئے یا ابراھیم انا بفراقك محزون فرمانا ثابت ہے۔ (ماخوذ از مجالس ابرار)

مرتب حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

گناہ میں مصلحت؟

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ

میں کہتا ہوں کہ آج کل عقل پرستی کا بہت زور ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس عقل کو دین کے اندر صرف نہیں کیا جاتا آپ مصلحت کی وجہ سے ایک شئے کو جائز کہتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ چونکہ اس میں یہ مصلحت مضر تھی اسی واسطے تو ضرورت ممانعت کی ہوتی۔ منع ہمیشہ اسی امر کو کیا جاتا ہے کہ جس میں کچھ مصلحت بھی ہو جس کے سبب سے اس کے کرنے کی رغبت ہو مگر اس میں مفاسد دقیق ہوتے ہیں کہ ان مفاسد تک ہماری عقل نہیں پہنچتی پس گناہ ایسا ہی ہے کہ جس میں کوئی مصلحت باعث علی الفعل ہوتی ہے اور وقوع اس کا ہمیشہ اسی مصلحت کی وجہ سے ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منع کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ اس کو تو ہر ذی ہوش شخص واجب الترک سمجھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مصلحت گناہ کی منافی نہیں ہے چنانچہ واثمھما اکبر من نفعھما (ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے) میں اول بیان ہو چکا ہے کہ یہ تسلیم کرلیا ہے کہ اس میں نفع ضرور ہے لیکن نقصان زیادہ ہے باقی یہ کہ وہ نقصان کیا ہے تو اس کو اگر ہم نہ جانتے تب بھی ماننا جاننے پر موقوف نہ تھا دیکھو حکام جو قوانین مقرر کرتے ہیں تو قوانین کا علم تو ہر شخص کو ضروری ہے لیکن اس کی علت اور مصالح کا جاننا ہر شخص کیلئے ضروری نہیں پس حق تعالیٰ کا اجمالاً یہ فرما دینا کافی ہے کہ اس میں نقصان ہے باپ کا بیٹے کو یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ہم کو تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ فلاں شئے مضر ہے یہ ضروری نہیں کہ اس مضرت کی وہ تفصیل بھی بیان کیا کرے پس خداوند جل جلالہٗ کو بطریق اولیٰ یہ حق حاصل ہے لیکن باوجود اس حق کے حاصل ہونے کے پھر بھی کچھ دینی ودنیوی مضرتیں خمر ومیسر کی بیان فرمادیں چنانچہ دوسرے مقام پر ارشاد ہے انما یرید الشیطن

ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ (یعنی شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں بغض اور عداوت واقع کردے اور اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے) واثمھما اکبر من نفعھما (ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے) سے یہ معلوم ہوگیا کہ گناہ میں مصلحت ہوسکتی ہے چنانچہ شراب کے اندر قوت اور یہ کہ شرابی سیر چشم ہوجاتا ہے بخل جاتا رہتا ہے چنانچہ شعراء جاہلیۃ نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور میسر میں اگر جیت ہو تب تو حصول مال اور اگر ہار ہو تو مال سے بے رغبتی ہوجانا پس گناہ میں بعض اوقات امر محمود کا منظم ہوجانا بعید نہیں لیکن اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ گناہ گناہ نہ رہے اسی طرح جی بھر کر گناہ کرنا اگر اسمیں یہ مصلحت ہو بھی کہ وہ سبب توبہ اور اطاعت کا ہوجائے تب بھی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ گناہ حرام نہ ہو بلکہ حرام رہیگا حاصل جواب کا یہ ہوا کہ اگرچہ ہم نے تسلیم کرلیا ہے کہ اس میں مصلحت ہے لیکن چونکہ مفاسد بھی ہیں اسی لئے حرام ہیں۔

(ماخوذ از مفاسد گناہ)

ہمارے درد کو یارب تو درد معتبر کردے
ہمارے سر کو ہر لمحہ تو وقف سنگِ در کردے

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

فریضۂ نہی منکر

حضرت مولانا محمد اسعد صاحب مدظلہم
(خلیفہ حضرت اقدس محی السنۃ شاہ ابرارالحق صاحب ہردوئی دامت برکاتہم)

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم . امابعد

یہ بات واضح ہے کہ ہم مسلمان امت محمدیہ کو دوسری تمام امتوں پر افضل مانتے ہیں، اور ہمارا یہ یقین ہے کہ یہ امت ساری امتوں سے اشرف ہے۔

اور یہ افضلیت کئی خصوصیتوں کی وجہ سے ہے، انہی میں ایک بڑی خصوصیت امر بالمعروف نہی عن المنکر کی ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتے ہیں کنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر .

صرف امت محمدیہ کے ہر ہر فرد کو یہ شرف ملا کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ اب اس شرف کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خوب سمجھا اور اس حکم کو کما حقہ ادا کیا۔ اور انکے بعد اللہ کے مخصوص بندے اس کام کو انجام دیتے رہے اور یہی سلسلہ آج تک بھی بفضلہٖ تعالیٰ پورے ذوق وشوق کیساتھ چل رہا ہے۔

حضرت والا محی السنۃ مولانا شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ آج کل مامورات پر خوب محنت ہو رہی ہے، اس کیلئے ہمارے بزرگوں کی طرف سے جماعت کی صورت میں ایک نظام بھی قائم ہے، سارے عالم میں کام ہو رہا ہے، ماشاء اللہ اسکے فوائد ظاہر ہو رہے ہیں، مدارس و مکاتب کھل رہے ہیں، مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ لیکن برائیوں کو مٹانے کیلئے جیسی محنت چاہئے ویسی نہیں ہو رہی ہے یہ کام بھی فرض کفایہ ہے۔ جسطرح مساجد اور مدارس کے انتظام کیلئے کمیٹیاں ہوتی ہیں اسیطرح منکرات کی اصلاح اور برائیوں کے مٹانے کیلئے بھی جماعت ہونی چاہئے، اسکے لئے جماعتی محنت کرنا امت مسلمہ کیلئے ضروری ہے۔

آج مردوں میں بھی اس کی کمی ہوگئی ہے اور عورتوں میں بھی اس کی کمی ہوگئی ہے۔ اس ذمہ داری سے غفلت کا جو نتیجہ ہے وہ سب کے سامنے ہے،

اصلاحی جذبہ کے تعلق سے حضرت والا فرماتے ہیں

پہلے ہماری مستورات میں بھی اس کام کا کتنا جذبہ تھا اور کیسی حسن تدبیر سے اصلاح کا کام کرتی تھیں، اسی علاقہ کا پرانا واقعہ ہے کہ ایک دیندار گھرانے کی تربیت یافتہ لڑکی کا ایک جگہ رشتہ طے ہوگیا پتہ چلا کہ جن سے رشتہ طے ہوا ہے وہ حاکم وافسر ہیں، دیندار ہیں، مگر رشوت بھی لیتے ہیں، حاکم ہونا تو کوئی ایسی بات نہیں، وہ جو رشوت لیتے ہیں یہ چیز قابل فکر تھی، گھر والوں کو جب معلوم ہوا تو وہ پریشان ہوئے، متفکر ہوگئے کہ اب کیا کیا جائے، بات ہو چکی ہے لڑکی کو بھی یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ آپ لوگ اللہ کے بھروسہ پر رشتہ کیجئے، مجھ سے جہاںتک ہو سکے گا اصلاح کی اور حرام مال سے بچنے کی کوشش کرونگی، اب مقررہ تاریخ پر نکاح ہوگیا۔ رخصتی بھی ہوگئی، جب اپنے شوہر کے گھر گئی تو ساس اور نند اسکو سواری سے اتارنے کیلئے آئیں، چونکہ حکم ہے کہ آنے والے کے ذمہ سلام کرنا ہے اس لئے سب سے پہلے اس نے سلام کیا ان لوگوں کو یہ بات عجیب معلوم ہوی کہ بولتی ہوئی بہو؟ جب وہ اندر پہونچی تو اپنی نند سے کہا بہن طہارت خانہ کدھر ہے؟ طہارت خانہ بتلا دیا گیا وہاں سے فارغ ہوکر آئی عصر کے قریب پہونچی تھی نماز کے لئے وضو کیا نماز پڑھی تو اس کی وجہ سے سب ہی کو نماز پڑھنا پڑا جب چائے کا وقت آیا تو کہا کہ چائے نہیں پئیں گے بعضوں کو اس کی عادت نہیں ہوتی اس لئے کسی نے کوئی توجہ نہیں کی جب مغرب کے بعد کھانے کا نمبر آیا تو ساس نے کہا کہ بٹی کھانا کھالو اس نے کہا کہ نہیں کھائیں گے، جب اصرار کیا تو کہا کہ میرے شوہر کھلائیں گے تو کھاؤں گی ورنہ نہیں بہر حال شوہر صاحب کو بلایا گیا وہ آئے اور انہوں نے کھانے کیلئے کہا تو اس پر لڑکی نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ رشوت لیتے ہیں اگر آپ رشوت سے توبہ کرتے ہیں تو آپ کے گھر کھانا کھاؤں گی ورنہ میں اپنے گھر سے روٹی کے ٹکڑے لائی ہوں اس پر گذارا کرلوں گی تحصیل دار نے جب اس بات کو سنا اب وہ کیا کرتے چنانچہ اسی وقت انہوں نے اس سے توبہ کی اس طریقہ سے پہلے ہماری لڑکیوں نے منکرات کو دور کیا۔ خدا کرے کہ یہی اصلاحی فکر آج ہم میں سے ہر ایک کے اندر آجائے۔ (آمین)

سیرتِ خاصان حق

ابو طالب مکی نے اپنی کتاب قوت القلوب میں لکھا ہے کہ ہمارے پاس ایک فقیر آیا تو ہم نے ایک پڑوسی سے بکری کا ایک بھنا ہو بچہ خریدا اور اس فقیر کو اپنے ساتھ کھانے پر مدعو کیا، کھانا شروع ہوا جب ان بزرگ نے بھنے ہوے بکری کے بچہ کا ایک لقمہ اپنے منہ میں رکھا تو فوراً اگل دیا اور کہا کہ آپ لوگ کھایئے میں نہیں کھاؤں گا مجھے ایک حادثہ پیش آ گیا اس لئے میں نہیں کھاؤں گا ہم نے کہا کہ آپ کے بغیر ہم بھی نہیں کھا سکتے، انھوں نے جواب دیا کہ میں نہیں کھاؤں گا، اور یہ کہہ کر چلے گئے، بالآخر ہم بھی کھانے سے رک گئے اور آپس میں بات چیت کرنے لگے کہ آخر کس وجہ سے ان بزرگ نے گوشت نہیں کھایا پھر مشورہ کے بعد طے ہوا کہ جس پڑوسی سے بھنا ہوا گوشت لیا تھا کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے جو ان بزرگ نے نہیں کھایا ہم نے اس پڑوسی کو بلایا اور پوچھا کہ بتاؤ یہ گوشت کس چیز کا تھا لیکن اس نے کوئی تسلی کا جواب نہ دیا لوگوں نے سختی سے کام لیا کافی دیر کے بعد اس نے کہا کہ یہ مردہ بکری کا بچہ تھا اور میں نے روپیہ کے لالچ میں اسکو آپ کو فروخت کردیا پھر ہم نے وہ گوشت کتوں کو کھلا دیا اور پھر اب بزرگ کی تلاش میں نکلے اور ان سے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ آخر آپ کو کیا عارضہ پیش آ گیا تھا جس کی وجہ سے آپ نے گوشت نہیں کھایا انھوں فرمایا کہ تقریباً بیس سال ہو گئے مجھے گوشت سے بالکل رغبت نہیں لیکن آپ نے بھنا ہوا گوشت میرے سامنے رکھا تو میرا دل اسکے کھانے کو بے انتہا چاہا حالانکہ گوشت کی اتنی شدید خواہش پہلے کبھی نہیں تھی اس لئے فوراً میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ہو نہ ہو اس گوشت میں کوئی قباحت ہو لہذا میں نے اس کے کھانے سے انکار کردیا (حیوۃ الحیوان)

مقام عبرت ہے کہ دیکھئے حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے بندوں کی اور اہل تقویٰ کی کس طرح حفاظت فرماتا ہے وہ حضرات ہر دم اور ہر آن بیدار رہتے، نفس کے کید ومکر سے ہر وقت چوکنے رہتے ہیں ہمیں تو احساس بھی نہ ہوتا مگر جب پہلے گوشت کا اشتیاق ختم ہو چکا تھا اور یکبارگی اشتیاق کا غلبہ غلو کے درجہ میں ہوا تو انہیں شبہ ہو گیا کہ ہو نہ ہو اس کے پیچھے شیطان کے وسوسہ اندازی اس کی مکاری اور دشمنی کارفرما ہو، اللہ تعالیٰ کا جو ہو جاتا ہے اللہ اسکا ہو جاتا ہے، من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہٗ اور جو شخص تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ نکال دیتے ہیں۔

ہمارے بزرگوں میں حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تقوی ضرب المثل ہے طالب علمی کے زمانے میں دہلی میں کبھی روٹی سالن سے نہیں کھائی، اس لئے کہ دہلی کے سالن میں امچور پڑتا تھا اور آموں کی بیع ہر جگہ ناجائز ہوتی ہے قبل از وقت ہونے کی وجہ سے۔

اور یہ تو بہت مشہور تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا معدہ کسی مشتبہ چیز کو قبول نہیں کرتا تھا فوراً قے ہو جاتی تھی اس لئے حضرت کی دعوت کرتے وقت ہر شخص گھبراتا تھا کہ کہیں فضیحت نہ ہو جائے گھر کے لوگ بھی بہت احتیاط کرتے تھے ایک مرتبہ مولوی نور الحسن صاحب کاندھلوی کے پاس تشریف لے گئے جو عزیز تھے انھوں نے کچھ دام اپنے صاحبزادے مولوی ابراہیم کو دئے کہ خود جاکر ان کا سامان کھانے کیلئے لادیں تاکہ کچھ گڑبڑ نہ ہو، کھانا تیار ہوا اور اسمیں فیرنی بھی تھی جس کے کھاتے ہی قے ہوگئی مولوی نور الحسن بہت پریشان ہوے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ جو دودھ مولوی ابراہیم صاحب لائے تھے وہ گر گیا تھا پھر باورچی دودھ حلوائی کے یہاں سے وار میں لئے آیا تھا (اکابر علماء دیوبند)



ضروری مسائل

ماخوذ از معارف القرآن جلد اول

مسئلہ: آج کل کی بندوق کی ایک گولی نوکدار بنائی گئی ہے اس کے متعلق بعض علماء کا خیال ہے کہ تیر کے حکم میں ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک یہ بھی تیر کی طرح آلہ جارحہ نہیں بلکہ خارقہ جس سے بارود کی طاقت کے ذریعہ گوشت پھٹ جاتا ہے ورنہ وہ خود اسمیں کوئی دھار نہیں جس سے جانور زخمی ہو جائے اس لئے ایسی گولی کا شکار بھی بغیر ذبح کے جائز نہیں۔

مسئلہ: آیت مذکورہ میں مطلقاً میتہ کو حرام قرار دیا ہے اس لئے جس طرح اس کا گوشت کھانا حرام ہے اسکی خرید وفروخت بھی حرام ہے، یہی حکم تمام نجاسات کا ہے کہ جیسے ان کا استعمال حرام ہے انکی خرید وفروخت اور ان سے نفع اٹھانا بھی حرام ہے یہاں تک کہ مردار جانور یا ناپاک کوئی چیز بے اختیار خود جانور کو کھلانا بھی جائز نہیں ہاں ایسی جگہ رکھدے جہاں سے کوئی کتا، بلی، خود کھالے یہ جائز ہے مگر خود اٹھا کر انکو کھلانا جائز نہیں (جصاص، قرطبی وغیرہ)

مسئلہ: مردار جانور کی چربی اور اس سے بنائی ہوئی چیزیں بھی حرام ہیں ان کا استعمال کسی طرح جائز نہیں اور خرید وفروخت بھی حرام ہے۔

مسئلہ: یورپ وغیرہ سے آئی ہوئی چیزیں صابون وغیرہ جن میں چربی استعمال ہوتی ہے ان سے پرہیز کرنا احتیاط ہے مگر مردار کی چربی ہونے کا علم یقینی نہ ہو۔ تو اس وجہ سے گنجائش ہے نیز اس وجہ سے بھی کہ بعض صحابہ کرامؓ، ابن عمرؓ، ابوسعید خدریؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ، نے مردار کی چربی کا صرف

کھانے میں استعمال حرام قرار دیا ہے خارجی استعمال کی اجازت دی ہے اسلئے اسکی خرید وفروخت کو بھی جائز رکھا ہے (جصاص)

مسئلہ: دودھ کا پنیر بنانے میں ایک چیز استعمال کی جاتی ہے جسکو عربی زبان میں اِنْفَحَۃ کہا جاتا ہے یہ جانور کے پیٹ سے نکالی جاتی ہے اسکو دودھ میں شامل کرنے سے دودھ جم جاتا ہے اب اگر یہ جانور اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا ہو تو اسکے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں مذبوح جانور کا گوشت چربی وغیرہ سب حلال ہیں، لیکن غیر مذبوح جانور کے پیٹ سے لیا جائے تو اسمیں فقہاء کا اختلاف ہے امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اس کو پاک قرار دیتے ہیں لیکن صاحبین امام ابو یوسفؒ محمدؒ اور ثوریؒ وغیرہ اسکو ناپاک کہتے ہیں (جصاص، قرطبی)

یورپ اور دوسرے غیر اسلامی ملکوں سے جو پنیر بنا ہوا آتا ہے اس میں غیر مذبوح جانوروں کا اِنْفَحَۃ استعمال ہونے کا احتمال غالب ہے اس لئے جمہور فقہاء کے قول پر اس سے پرہیز کرنا چاہئے امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے قول پر گنجائش ہے ہاں یورپ سے آنے والے بعض پنیر ایسے بھی ہیں جن میں خنزیر کی چربی استعمال ہوتی ہے اور ڈبہ پر لکھا ہوا ہوتا ہے وہ حرام اور نجس ہے۔

وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا

جو اللہ سے ڈر کر رہتا ہے، گناہ سے بچتا ہے

اللہ اس کے کام کو آسان کر دیتے ہیں۔

دعوتی جد وجہد

۱) الحمدللہ حسب معمول اس ماہ صفر ۱۴۲۶ھ کی پہلی پیر صبح سات بجے دعوۃ الحق کا ماہانہ اجلاس ہوا حضرت ناظم صاحب وارا کین مجلس نے اس ماہ کی عملی جدوجہد پر غور فکر کیا اور جو طے ہوا اس کو تحریری شکل میں ذمہ داریاں متعلقہ اصحاب کو سونپی۔

۲) اس ماہ شہر کے نواحی علاقوں میں چار جگہوں پر مجلس کا دعوتی پروگرام رہا حسب معمول بعد نماز عصر پانچ چھ ارا کین پر مشتمل جماعت ان ناخواندہ علاقوں میں پہنچی اور مغرب کی نماز سے قبل گھر گھر پہنچ کر ایک گناہ کا نقصان اور ایک طاعت کا فائدہ بتایا گیا اور مردوں کو محلّہ کی مسجد میں بعد نماز مغرب جوڑ کر دس منٹ وعظ ونصیحت اور نماز کی مسنون عملی مشق کرائی گئی ماشاءاللہ اس نظام سے لوگ دلچسپی لے رہے ہیں اور انہیں نماز کا صحیح طریقہ بھی معلوم ہورہا ہے

۳) ہر ماہ کے عمومی اجلاس میں اکثر باہر سے اکابرین کو مدعو کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس ماہ عمومی اجلاس کیلئے بطور مہمانِ خصوصی حضرت مولانا اظہر کریم صاحب مدظلہم خلیفہ حضرت محی السنۃ شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کو مدعو کیا گیا شہر کی دومساجد میں وعظ ونصیحت کی مجلسیں قائم ہوئیں عورتوں کیلئے چار مینار فنکشن حال اور عظیم النساء نسوان میں انتظام رہا بڑی تعداد میں سامعین و سامعات مستفید ہوئے حضرت والا نے بڑے ہی دل سوز انداز میں منکرات سے دور رہنے اور اتباع سنت کے سلسلہ میں کافی نصیحتیں فرمائیں یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت والا بذریعہ فلائٹ بنگلور پہنچے اور وہاں سے بذریعہ کار نکلتے ہوئے بروز یکشنبہ بعد نماز فجر بنگلور کی جامع مسجد مزوالم میں وعظ فرمایا اور پھر مولانا مفتی اسلم صاحب قاسمی کی دعوت پر مدرسہ غیث الھدیٰ شکاری پالیہ بنگلور تشریف لے گئے اور ہاں بھی طلبہ سے نصیحت فرمائی اللہ تعالیٰ مجلس کی ان کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور مسلمانوں کیلئے عظیم اُخروی نفع کا ذریعہ بنائے آمین۔

اغراض ومقاصد

مقامی مجلس دعوۃالحق

الحمدللہ شروع ہی سے باہم مشوروں کے ساتھ شہر کے اندر مجلس یہ خدمات انجام دے رہی ہے

۱) شہر کی مساجد میں ائمہ مساجد کے ذریعہ نماز کے بعد ایک منٹ کا مدرسہ سنانا۔

۲) شہر کے اطراف ونواح کے علاقوں میں ہر پیر بعد نماز عصر مجلس کے علماء وارا کین گشت کے ذریعہ گھر گھر پہنچ کر ایک گناہ کا نقصان اور ایک طاعت کا فائدہ بتانا پھر بعد نماز مغرب مسجد میں مردوں کو جوڑ کر علمائے کرام کے بیانات کا نظم اور نماز کی عملی مشق کا اہتمام کرنا۔

۳) ہر قمری مہینہ کے آخری اتوار کو شہر کی دو تین مساجد میں اکثر بیرونی اکابر علماء اور کبھی حسب ضرورت مقامی علمائے کرام کے اصلاحی مواعظ کا نظم کرنا۔

۴) قرآن کریم اور دینی کتابوں کے بوسیدہ پرزوں کو اہتمام واحترام کے ساتھ کہیں دفن کرنیکی غرض سے جابجا پلاسٹک بکسیوں کا انتظام کرنا۔

۵) جن مساجد میں قرآن بغیر جزدان کے رکھے ہوے ہوتے ہیں وہاں جزدانوں کا انتظام کرنا۔

۶) ہفتہ میں دودن مؤذن حضرات کو جوڑ کر اذان واقامت کی اصلاح اور عملی مشق کرانا۔

۷) مجلس دعوۃالحق کے دستور کے مطابق لڑکوں اور لڑکیوں کی صحیح قرآنی تعلیم کے لئے مدارس کا قیام اور نظم کرنا۔

۸) اسی مقصد کے تحت تعلیم بالغان کا جز وقتی نظم بھی جاری ہے۔

۹) حضرات اکابرین کے مواعظ وملفوظات کے منتخب کتابچے ہر ماہ شائع کر کے گھر گھر تقسیم کرنا۔

۱۰) قمری حساب سے محرم میں اسلامی کیلنڈر شائع کرنا۔

۱۱) ان تمام امور کی باقاعدہ ترتیب وتعمیل کیلئے مستقل دفتر موجود ہے جہاں دو علماء اس غرض سے متعین ہیں کہ پوری کارروائی کو تحریراً محفوظ کریں اور مجلس کے ماہانہ اجلاس میں طے شدہ امور کو عملی جامہ پہنائیں۔

توبہ واستغفار برکت کا ذریعہ ھے

مُراد: گناہ پر نادم، اس کو چھوڑنا اور آئندہ اس سے دور رہنے کا عزم کرنا۔

دلیل: قرآن کریم میں ہے:(فقلت استغفرو ا ربکم انه کانغفارا ہیرسل السماء علیکم مدرارا ہ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا ہ) سورہ نوح

ترجمہ: ''پس میں (نوحؑ) نے کہا، اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کرے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور نہریں نکالے گا''

گناہ کے نقصانات

پہلا نقصان۔ گناہ کرنے سے دنیا کی رغبت اور آخرت سے وحشت پیدا ہو جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

چند گناہ کبیرہ جن پر وعید آئی ہیں۔ جو بغیر کے توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۱) حقارت سے کسی پر ہنسنا

(۲) طعن کرنا

(۳) برے لقب سے پکارنا

(۴) بدگمانی کرنا

(۵) کسی کا عیب تلاش کرنا

(۶) کسی کی غیبت کرنا

(۷) بلاوجہ کسی کو برا بھلا کہنا

(باقی آئندہ)

ایک منٹ کا مدرسہ

سبق نمبر(۱)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۱)ترجمہ اذکارِ نماز اللّٰہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے ۔"

(۲)نماز کی سنتیں (۱)سیدھا کھڑا ہونا یعنی سرکو پست نہ کرنا۔

(۳)بڑے بڑے گناہ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی اوپر سے نیچے گرا دینے یعنی جنت سے جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے(مگر اللہ تعالیٰ جس پر فضل فرمائیں)
(۱)حقارت سے کسی پر ہنسنا۔

(۴)گناہ کے نقصانات جو دنیا میں پیش آتے ہیں(۱)آدمی علم دین سے محروم رہتا ہے

(۵)طاعت کے فائدے جو دنیا میں پیش آتے ہیں(۱)احکام الٰہی پر عمل کرنے سے رزق بڑھتا ہے کبھی رزق کی ظاہری زیادتی بھی ہوتی ہے اور برکت تو ہمیشہ عطا ہوتی ہے۔

DAWAT-UL-HUQ
Pernambut-635810 Tamilnadu
Phone: 04171-231292

جواہر حکمت

